سب کے لیے تعلیمی مہم پروگرام
سب پڑھیں، سب بڑھیں

مفت تقسیم

درجہ - 6

سماجی، معاشی
اور
سیاسی زندگی

حصّہ -1

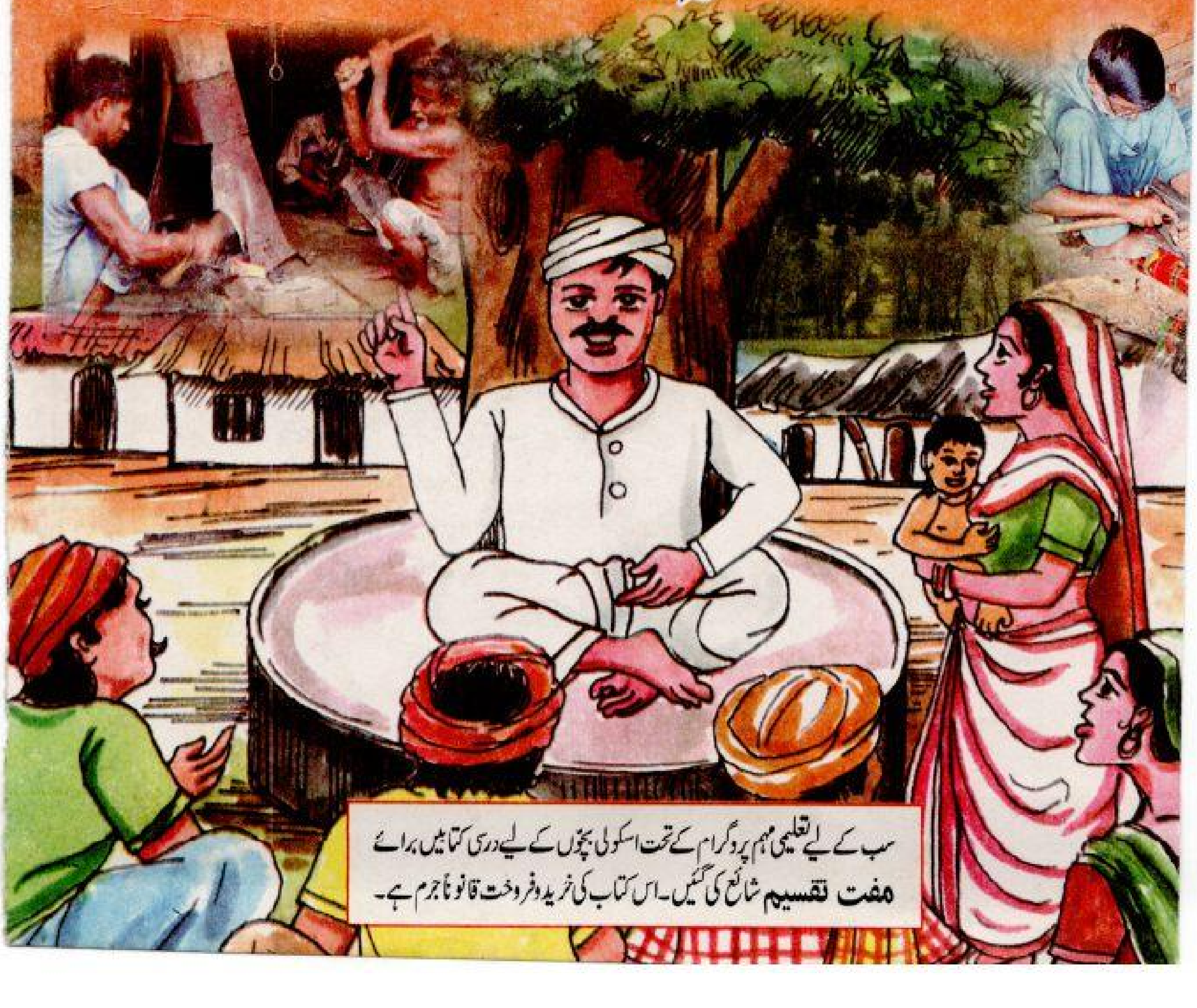

سب کے لیے تعلیمی مہم پروگرام کے تحت اسکولی بچوں کے لیے درسی کتابیں برائے **مفت تقسیم** شائع کی گئیں۔ اس کتاب کی خرید وفروخت قانوناً جرم ہے۔

بہار معیاری تعلیمی مہم (بہار ایجوکیشن پروجیکٹ کونسل) کی جانب سے چلائی جارہی بیداری مہم

سمجھیں — سیکھیں"

معیاری تعلیمی مہم کے بیس رہنما اصول

1. اسکولوں کا وقت سے کھلنا اور بند ہونا۔
2. وقت پر تعلیمی سیشن کا انعقاد۔
3. ہر ایک بچہ اور استاد کی اسکول کے وقت میں، اسکول میں موجودگی۔
4. ہر ایک بچہ اور ہر ایک استاد سیکھنے۔سکھانے کے عمل میں غرق ہو۔
5. اساتذہ کو بچوں کے تعلیمی معیار کی واقفیت اور اس کے تئیں مستعدی۔
6. مسلسل اور گہرائی کے ساتھ صلاحیتوں کی جانچ۔
7. درجہ۔ 1 کے لئے خاص طور پر کل وقتی اساتذہ۔
8. اسکول کے سبھی درجات میں بلیک بورڈ کا مکمل طور سے استعمال۔
9. سبھی درجات میں روزانہ کے تعلیمی ٹائم ٹیبل کی دستیابی اور اس کا استعمال۔
10. آخری گھنٹی میں کھیل کود، آرٹ اور ثقافتی سرگرمیاں۔
11. اسکول میں دستیاب کرائی گئیں کہانی کی کتابیں اور کھیل کود کے سامانوں کا استعمال۔
12. Menu کے مطابق دوپہر کے کھانے (Mid-day meal) کی پابندی کے ساتھ روزانہ تقسیم۔
13. فعال بچوں کا پارلیامنٹ اور مینا منچ۔
14. صاف ستھرے بچے اور صاف ستھرا اسکول۔
15. دستیاب پینے کے پانی کا انتظام اور بیت الخلاء کا استعمال۔
16. اسکول کے احاطے میں باغبانی۔
17. اسکولوں میں دستیاب کرائے گئے گرانٹ کا استعمال۔
18. سبھی بچوں کے پاس اپنے اپنے درجہ کی درسی کتابوں کی دستیابی۔
19. اسکول کی انتظامیہ کمیٹی کی پابندی سے ہونے والی میٹنگ میں تعلیم کے معیار (Quality) پر چرچا۔
20. اسکول میں ہر ایک درجہ کے اساتذہ اور سرپرستوں کے ساتھ تبادلہ خیال۔

سماجی، معاشی
اور
سیاسی زندگی

حصہ-1

درجہ-6

تیار کردہ: صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت، بہار، پٹنہ

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ

ڈائرکٹر (پرائمری ایجوکیشن)محکمہ تعلیم، حکومت بہار سے منظور

صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (SCERT) بہار، پٹنہ کے تعاون سے پورے صوبہ بہار کے لئے

سب کے لئے تعلیمی مہم پروگرام .S.S.A) کے تحت

درسی کتابیں برائے

مفت تقسیم

شائع کی گئیں۔ کتاب کی خرید وفروخت قانوناً جرم ہے۔

©بہاراسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ، پٹنہ

S.S.A. 2015-16 - 53,238

-:شائع کردہ:-

بہاراسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ

پاٹھیہ پستک بھون، بدھ مارگ، پٹنہ۔ 800001

مطبوعہ: النکار پرنٹرس، کرملی چک، موہلی روڈ، پٹنہ۔۸

(ٹکسٹ کے لئے HPC کا 70GSM سفید Cream Wove واٹرمارک اور سرورق کے لئے HPC کا 130GSM وہائٹ واٹرمارک کاغذ استعمال میں لایا گیا)۔ .Size: 24×18cm

پیش لفظ

محکمہ تعلیم، حکومت بہار کے فیصلے کے مطابق، اپریل 2009ء سے پہلے مرحلہ میں ریاست کے درجہ IX کے طلباء وطالبات کے لئے نئے نصاب کو نافذ کیا گیا۔ اسی کے تحت تعلیمی سال 11-2010 کے لئے درجہ I، III، VI اور X کی تمام لسانی اور غیر لسانی درسی کتابوں کا نصاب نافذ کیا گیا۔

اس نئے نصاب کے تحت قومی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (NCERT)، نئی دہلی کے ذریعہ تیار کردہ درجہ X کے حساب (ریاضی) اور سائنس نیز صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (SCERT)، بہار، پٹنہ کے ذریعہ تیار کردہ درجہ I، III، VI اور X کی تمام درسی کتابیں بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ کی جانب سے سرورق کی ڈیزائننگ کر کے شائع کی گئیں۔ اس سلسلے کی کڑی کو آگے بڑھاتے ہوئے تعلیمی سال 2012-2011 کے لئے درجہ II، IV اور VII کی نئی درسی کتابیں صوبے کے طلباء وطالبات کے لئے فراہم کی گئیں اور تعلیمی سال 13-2012 کے لئے درجہ V اور VIII کی نئی کتابیں دستیاب کرائی گئیں۔ ساتھ ہی ساتھ درجہ II، IV اور VII کی کتابوں کا نیا ترمیم واضافہ شدہ ایڈیشن بھی اسی سال ایس سی ای آرٹی، بہار، پٹنہ کے تعاون سے شائع کیا گیا!

ریاست بہار میں معیاری اسکولی تعلیم کے لئے معزز وزیر اعلیٰ، بہار جناب جیتن رام مانجھی، وزیر تعلیم جناب برشن پٹیل اور محکمہ تعلیم کے پرنسپل سکریٹری جناب آر۔ کے۔ مہاجن کی رہنمائی کے تئیں ہم تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

این سی ای آرٹی، نئی دہلی اور ایس سی ای آرٹی، بہار، پٹنہ کے ڈائرکٹر صاحبان کے بھی ممنون ہیں، جن کا بیش قیمت تعاون ہمیں ملا۔

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ طلباء، سرپرستوں، معلموں نیز ماہرین تعلیم کے تبصروں اور مشوروں کا ہمیشہ خیر مقدم کرے گا، تاکہ ریاست کو ملک کے تعلیمی شعبہ میں بلند مقام حاصل ہو سکے۔

دلیپ کمار I.T.S.
مینجنگ ڈائرکٹر
بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ

پیش لفظ

حاضر خدمت کتاب ''سماجی، معاشی اور سیاسی زندگی'' حصہ ۔1، درجہ ۔6 حکومت ہند کی قومی تعلیمی پالیسی (1986) قومی درسیات کا خاکہ (N.C.F.-2005) اور صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (SCERT) بہار کے زیر اہتمام N.C.F.2005 کے اصول، تعلیمی فکر وفلسفہ اور ماہرین تعلیم کے درسیاتی نقطۂ نظر کے پیش نظر بالخصوص دیہی علاقوں کے پس منظر میں بہار درسیات کا خاکہ (B.C.F-2008) اور اس کی روشنی میں تیار کردہ نصاب کی بنیاد پر، صوبہ بہار کے اساتذہ کی جماعت کے ساتھ مرحلہ وار منعقدہ ورکشاپ میں اور ساتھ ہی وقتاً فوقتاً ودیا بھون سوسائٹی، اودے پور، راجستھان کے Resource Person، سبجکٹ ایکسپرٹ اور ماہرین تعلیم کے ساتھ مل کر تیار کی گئی ہے۔ بچوں کی ہمہ جہت ترقی یعنی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور مشقی ریاضتوں اور صلاحیتوں پر کتاب ہٰذا میں خصوصی طور پر توجہ دی گئی ہے۔ اسکول کی تعلیم کے سلسلے میں نصاب اور درسی کتاب میں اس بات کا خاص طور پر لحاظ رکھا گیا ہے کہ بچوں کے اندر کر کے سیکھنے اور متجسانہ جذبہ کو فروغ دینے اور آپس میں مل جل کر سیکھنے کے رجحان کو جلا بخش کر ان کو ایک ذمہ دار شہری بنایا جائے، جس سے ملک کے سیکولر ڈھانچہ، سالمیت اور خوشحالی کے لیے کام کرے اور آئین کے دیباچہ کے مدعا ومنشا کی حصولیابی ہو سکے۔ پیش نظر کتاب کے سبھی ابواب دلچسپ ہیں۔ اس بات کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ اس کتاب میں تحریر کردہ موضوعاتی مواد طلبہ کے معمول کے تجربوں پر مبنی ہو۔ ابواب میں اس بات کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ کہانیوں کے توسط سے سبق کو دلچسپ بنایا جائے۔ یہ اپنے آپ میں ایک انوکھا درسیاتی تجربہ ہے۔ کہیں کہیں پر ایسے حوالہ جاتی سوالات بھی دیئے گئے ہیں جن سے بچوں کے اندر تجسس اور شوق کے رجحان کا فروغ ہو۔ اس بات کی بھی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ حاضر خدمت درسی کتاب کے توسط سے بچوں اور اساتذہ کے درمیان تعلیمی سطح اور معیار سازی کا عمل Child centred اور سیکھنا بغیر بوجھ کے یعنی سہل اور پُر مسرت (Joyful) ہو سکے۔

لہٰذا کتاب کے سبھی ابواب کے موضوعاتی مواد میں جابہ جا سرگرمیاں یعنی عملی کارکردگی اور تجربہ (Experiment) کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی بیشتر عملی سرگرمیاں بغیر کسی سامان یا کم لاگت کی چیزوں کے سہارے کرائی جا سکتی ہیں۔ درس و تدریس جتنا کارکردگیوں اور سرگرمیوں پر مبنی ہوگا، اتنی ہی بہتر صلاحیتیں (Efficiencies) بچے حاصل کر سکیں گے۔ اس کام میں اساتذہ کا کردار اہم اور بیش قیمت ثابت ہوگا۔ ہر ایک

باب کے آخر میں وافر سوالات اور بیشتر ابواب میں پروجکٹ کے کام بھی دیئے گئے ہیں جن سے طلبہ کی حصولیابیوں کی جانچ ہو سکے۔

اس درسی کتاب کی تیاری میں بہار ایجوکیشن پروجکٹ، پٹنہ کا قابل قدر تعاون رہا ہے۔ حاضر خدمت کتاب کے مسودہ کو تیار کرنے سے قبل SCERT، بہار، پٹنہ کے شعبہ جاتی اراکین، سبجکٹ ایکسپرٹ اور دوسرے تعلیمی اداروں یعنی ودیا بھون سوسائٹی، اودے پور (راجستھان) قومی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (NCERT)، دہلی کے Resource Persons کے ساتھ ملکر پیش کردہ مواد پر بحث ومباحثہ اور غور وخوض کرنے کے بعد ہی اس کو حتمی صورت دی گئی۔ ساتھ ہی کتاب ہذا کے مواد کی تیاری میں NCERT نئی دہلی، بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک کارپوریشن، پٹنہ، ودیا بھون سوسائٹی (راجستھان)، ایکلویہ، مدھیہ پردیش جیسے اداروں سے شائع کتابیں اور دیگر اشاعتی اداروں کی درسی کتابیں حوالے کی صورت میں معاون اور کارآمد ثابت ہوئیں۔ صوبائی کونسل (SCERT) ان سبھی اداروں کے تئیں اظہار تشکر کرتی ہے! جناب آدیش کمار سنگھ، ایکلویہ، پٹارا، پٹنہ کا تعاون بھی قابل ستائش رہا ہے۔ صوبائی کونسل یونیسیف، بہار، پٹنہ کے تعاون کے لئے بھی ممنون ومشکور ہے۔ درسی کتابوں میں ترمیم واضافہ ایک مسلسل چلنے والا عمل ہے۔ اور اس کے ممکنات بھی ہمیشہ بنے رہتے ہیں۔ نشانِ خاطر رہے کہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن گذشتہ سال شائع کیا گیا تھا۔ جس میں معاشیات کی ایک علیحدہ کتاب تھی۔ لیکن درس وتدریس کے دوران اس کتاب کے حوالے سے اساتذہ، طلبہ اور گارجین حضرات سے، بہت سارے بیش قیمت مشورے موصول ہوئے۔ ساتھ ہی ساتھ دیگر سرکاری وسائل مراکز، بلاک وسائل مراکز اور دوسرے تعلیمی اداروں سے بھی بحث ومباحثہ کے دوران کتاب میں مزید ترمیم و اضافہ کے سلسلے میں بیش قیمت مشورے موصول ہوئے۔ موصولہ مشوروں میں اس بات کی جانب توجہ مرکوز کرائی گئی کہ بچّوں پر مواد ومطالعہ کے بوجھ کو کم کرنے کے نقطۂ نظر سے سماجی اور سیاسی زندگی میں معاشیات کو بھی شامل کیا جائے۔ ساتھ ہی اسکولوں سے Tryout کے دوران مطلوبہ ترمیم واضافہ کے ضروری تجربے اور لائحۂ عمل بھی حاصل ہوئے۔ ان تمام باتوں کے پیش نظر مرحلہ وار ورکشاپ منعقد کئے گئے جن کی سفارشات کی روشنی میں کتاب میں ترمیم واضافہ کیا گیا۔ حاضر خدمت کتاب کا ترمیم واضافہ شدہ ایڈیشن صوبے کے طلبہ کی نذر ہے۔

حسن وارث

ڈائرکٹر (انچارج)

صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت بہار، پٹنہ۔6

رہنما کمیٹی برائے فروغ درسی کتب

☆ جناب راہل سنگھ
اسٹیٹ پروجیکٹ ڈائریکٹر بہار ایجوکیشن پروجیکٹ کونسل، پٹنہ

☆ جناب امت کمار
اسسٹنٹ ڈائرکٹر، پرائمری ایجوکیشن، محکمہ تعلیم، حکومت بہار

☆ جناب رام مشر ناگت سنگھ، جوائنٹ ڈائرکٹر محکمہ تعلیم، حکومت بہار، پٹنہ

☆ ڈاکٹر گیان دیومنی ترپاٹھی
پرنسپل میتری کالج آف ایجوکیشن اینڈ مینجمنٹ، حاجی پور

☆ جناب حسن وارث
ڈائرکٹر ایس سی ای آر ٹی، پٹنہ

☆ جناب مدھوسودن پاسوان
پروگرام آفیسر، بہار ایجوکیشن پروجیکٹ کونسل، پٹنہ

☆ ڈاکٹر سید عبدالمعین
صدر، ٹیچرس ایجوکیشن، ایس سی ای آر ٹی، پٹنہ

☆ ڈاکٹر شوبیتا شانڈلیہ
ایجوکیشن اسپرٹ، یونیسیف، پٹنہ

کمیٹی برائے فروغ درسی کتاب

سبجیکٹ ایکسپرٹ:

☆شری اروند سر داتا — ایکلو، دیواس، مدھیہ پردیش

مجلس مصنفین:

محترمہ ناہیدہ پروین	استاد بی این اینگلو سنسکرت ہائی اسکول، نیاٹولہ، پٹنہ
جناب کاتیائن کمار ترپاٹھی	استاد پرائمری اسکول، چیلی تال، سلم، گلزار باغ، پٹنہ
جناب اوم پرکاش	استاد دھنیشور دیونندن گرلس ہائی اسکول، داناپور، پٹنہ
جناب آشیس کمار	استاد گورنمنٹ ہائی اسکول، بیرا، اوئی یارا، پٹنہ
ڈاکٹر شرون کمار سنگھ	استاد، سرجی ڈی پاٹلی پترا ہائی اسکول، قدم کنواں، پٹنہ
جناب پروین کمار	استاد مڈل اسکول، کھونہا، ستر کٹیا، سہرسہ

☆ جناب تری پراری کمار — استاد مڈل اسکول، بڑکاڈمرا، بھوجپور
☆ جناب آفتاب عالم — مڈل اسکول، سارنگ، بھوجپور
☆ جناب وکاس کمار رائے — استاد، پرائمری اسکول، شری کانت پور، راجے پور، بکسر

کوآرڈی نیٹر:
☆ ڈاکٹر محترمہ ریتا رائے — لکچرار، ایس سی ای آر ٹی، پٹنہ

نظر ثانی:
☆ جناب وجے کمار سنگھ — استاد، ایف این ایس، اکیڈمی، پٹنہ
☆ ڈاکٹر تولیکا پرساد — لکچرار، پرائمری ٹیچر ٹریننگ کالج، باڑھ، پٹنہ

لے آؤٹ (ڈیزائنر):
☆ جناب سدانند سنگھ

اظہار تشکر: یونیسیف، پٹنہ، بہار

مترجمین اردو:
☆ جناب جنید — معاون استاذ، اردو پرائمری اسکول، ٹولہ پرویز خاں، نگرہ، سارن
☆ جناب انصاف علی — معاون استاذ، اردو مڈل اسکول، کوپا، جلال پور، سارن

ہمارا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کوایک مقتدر، سماج وادی، غیر مذہبی، عوامی جمہوریہ بنانے اوراس کے تمام شہریوں کے لئے حاصل کریں۔

انصاف، سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع

اوران سب میں

اخوت کوترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اورقوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ آئین ذریعۂ ایذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اوراپنے پرنافذ کرتے ہیں۔

ہمارا آئین

ہمارے بنیادی فرائض

(i) آئین پر عمل کریں اور اس کے آدرشوں، اداروں، قومی جھنڈا اور قومی ترانہ کا احترام کریں۔

(ii) حصول آزادی کے لئے ہماری قومی تحریک کو متحرک کرنے والے اونچے آدرشوں کو اپنے دل میں جگہ دیں اور ان پر عمل کریں۔

(iii) بھارت کی خودمختاری، ایکتا اور سالمیت کے تحفظ کے لئے کاربند رہیں اور انہیں بے داغ رکھیں۔

(iv) ملک کی حفاظت کریں۔

(v) بھارت کے سبھی لوگوں میں برابری، عزت واحترام اور بھائی چارے کے جذبہ کو فروغ دیں۔

(vi) ہم اپنی تہذیب وثقافت کے سماجی پس منظر کی شاندار اور روشن روایات پر فخر کریں اور ان کی تحفظ وبقا کیلئے عمل پیرا رہیں۔

(vii) قدرتی ماحولیات کی حفاظت اور اس کو مزید مستحکم کریں۔

(viii) سائنسی نقطہ نظر اور حصول علم کے جذبہ کو فروغ دیں۔

(ix) عوامی جائداد کو محفوظ رکھیں۔

(x) انفرادی اور اجتماعی سرگرمیوں کے سبھی شعبوں میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے لئے مسلسل مصروف عمل رہیں۔ جس سے ملک مسلسل بڑھتی ہوئی کوششوں اور حصولیابیوں کی نئی اونچائیوں کو چھولے۔

(xi) والدین یا گارجین، خواہ جیسی بھی حالت ہو، اپنے اس بچے کی جس کی عمر چھ سے چودہ برس کے درمیان ہو، تعلیم سے آراستہ کرنے کا موقع فراہم کریں گے۔

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	تنوعات کی سمجھ	1
2	دیہی زندگی گزارنے کا طور طریقہ	13
3	شہری زندگی گزارنے کا طور طریقہ	27
4	لین دین کی بدلتی صورت	39
5	ہماری حکومت	51
6	مقامی حکومت	61

باب۔1

تنوّعات کی سمجھ

جب ہم لوگ اپنے درجے، پاس پڑوس پر نظر دوڑاتے ہیں تو ہمارے جیسا کوئی نظر نہیں آتا۔آخر ہم لوگ ایک جیسے کیوں نظر نہیں آتے؟ ہم لوگوں کے درمیان تفریق پایا جاتا ہے رنگ، رہن سہن، کھان پان، زبان،لباس،تہوار،زندگی بسر کرنے اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے تفریق ہیں۔جیسے درجہ میں بیٹھے ہوئے طلباء کے رنگ،لباس،جسمانی بناوٹ وغیرہ میں جوفرق نظر آتے ہیں وہ آپ کے درجہ کوتنوعات بخشتے ہیں۔

دوستی:

نشان اپنے والد کے ساتھ بیلی روڈ پر آشیانہ موڑ کے رام نگری محلّے میں رہتا تھا۔اسی نکڑ پراس کے والد صاحب کی ایک غلّے کی دکان تھی۔نشان پاس کے ہی ایک مڈل اسکول کا طالب علم تھا۔کبھی کبھی وہ اپنے والد کی دکان پران کے کام میں ہاتھ بٹاتا تھا۔اس دکان پر پاس کے ہی ایک ہوسٹل کے کچھ لڑکے اکثر سامان خریدنے آیا کرتے تھے۔لڑکے دکان کے پاس ہی کھڑے ہوکر کئی بار آپس میں انگریزی میں بات چیت کیا کرتے تھے۔نشان ان کوانگریزی میں بات کرتا دیکھ حیرت زدہ ہوتا اوراس کا بھی جی کرتا کہ وہ بھی انگریزی میں بات کرے۔ایک دن وہ لڑکے سامان خریدنے اس کی دکان پر آئے۔انہوں نے سامان خریدنے کے دوان ہی اس سے نام پوچھاتواس نے اپنانام ''نشان'' بتایا۔ارے دیکھو!اپنے ساتھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لڑکوں نے کہااس کا نام بھی نشان ہے۔دونوں نشان ایک دوسرے سے متعارف ہوئے۔ایک نشان پانچویں درجے کا طالب علم تھاتو دوسرا نشان جس کا پورانام نشان احمد تھاانجینئرنگ کے آخری سال کا طالب علم تھا۔وہ بہار کے کشن گنج ضلع کا باشندہ تھا۔ایک دن چھوٹے نشان نے بڑے نشان سے انگریزی سیکھنے کی خواہش ظاہر کی تو بڑے نشان نے اسے خالی وقت میں انگریزی سکھانے کا وعدہ کیا۔اسی طرح دونوں نشان آپس میں کافی گھل مل گئے اور خالی

وقت میں بڑا نشان چھوٹے نشان کو انگریزی سکھانے لگا۔ جہاں بڑے نشان کو ہندی کے ساتھ انگریزی اچھی آتی تھی وہیں چھوٹا نشان مگہی اور ہندی بولتا ہے۔ کچھ دنوں کے بعد نشان کا فائنل امتحان ختم ہوا اور وہ نوکری کی تلاش میں دہلی چلا گیا۔ بڑے نشان کے دہلی چلے جانے کے بعد چھوٹے نشان کو پتہ چلا کہ بڑے نشان کا پورا نام نشان احمد تھا۔

سوال ۔ نشان اور نشان احمد میں دو یا تین فرق کون کون سے ہیں؟

دونوں کی پڑھائی لکھائی اور عمر میں بھی فرق ہے۔ ایک نشان پانچویں درجہ کا طالب علم ہے وہیں نشان احمد انجینئرنگ کا طالب علم ہے۔ دونوں کے مذہبی اور سماجی حالات بھی الگ ہیں۔ جہاں نشان احمد کشن گنج کا ایک مسلمان ہے وہیں نشان پٹنہ ضلع کا ایک ہندو ہے۔ ان سارے تفریق کے باوجود دونوں میں دوستی ہوئی۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ کھان پان، پہناوے، مذہب، زبان، رنگ روپ، بناوٹ وغیرہ میں تنوعات ہوتے ہوئے بھی وہ دوستی کے رشتے سے بندھے ہوئے تھے۔

سوال: ان تہواروں کی فہرست بنائیے جو نشان احمد اور نشان مناتے ہوں گے۔

تنوعات سے ہماری زندگی میں خوشحالی آتی ہے:

جیسے نشان احمد اور نشان دونوں دوست بنے ٹھیک ویسے ہی آپ کے بھی کچھ ساتھی ہوں گے جو آپ سے کچھ الگ ہوں گے۔ آپ نے شاید ان کے گھر میں الگ طرح کا کھانا کھایا ہوگا۔ ان کے ساتھ تہوار منائے ہوں گے۔ ان کے رہن سہن اور تھوڑی بہت ان کی زبان بھی سیکھی ہوگی۔

اسی طرح مختلف علاقوں کے کھان پان میں بھی فرق دیکھنے کو ملتا ہے۔ جہاں پنجاب کے لوگ مکے کی روٹی اور سرسوں کی ساگ بہت پسند کرتے ہیں۔ وہیں مغربی بنگال کے لوگ مچھلی اور چاول بڑے چاؤ سے کھاتے ہیں۔ جنوبی ہندوستان کے صوبے تمل ناڈو، کیرل اور آندھرا پردیش کے لوگ اڈلی، ڈوسہ اور سانبھر کھانا پسند کرتے ہیں۔

جیسے ان جگہوں کے خاص پکوان درج ذیل ہیں:

بنگال کا مچھلی۔ چاول

بہار کا لٹی۔ چوکھا

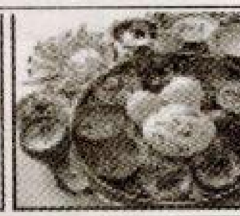

گجراتی تھالی

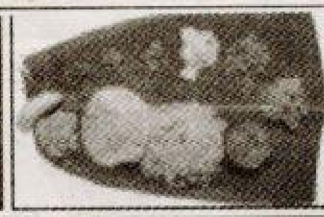

جنوبی ہندوستانی تھالی

جنوبی ہندوستان کا مشہور اڈلی۔ ڈوسا

استاد کی مدد سے بہار کے الگ الگ اضلاع کے مشہور پکوان کی ایک فہرست تیار کریں۔

اتنا ہی نہیں مختلف صوبے کے رسم و رواج اور تہواروں میں بھی فرق ہوتا ہے۔ جہاں بہار کا ایک مشہور تہوار ''چھٹھ'' ہے وہیں مغربی بنگال کا مشہور تہوار ''درگا پوجا''، مہاراشٹر کا ''گنیش اتسو'' اور کیرلا کا مشہور تہوار ''اونم'' ہے۔ وہیں جھارکھنڈ میں آدی باسی سماج کے لوگ سرہل تہوار مناتے ہیں۔

بہار کا چھٹھ تہوار

سرہل تہوار مناتے جھارکھنڈ کے لوگ

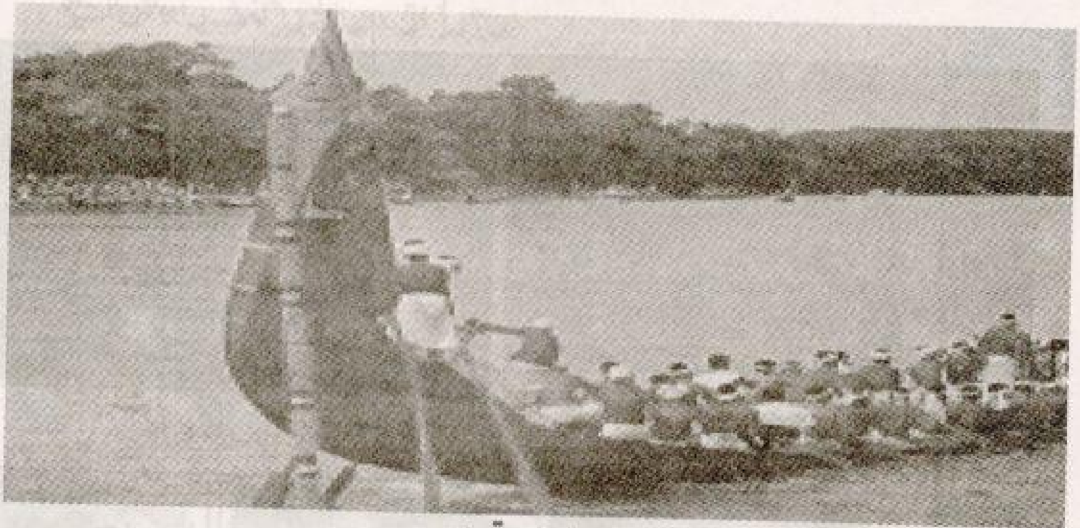

کیرل میں اونم کے موقع پر نو کا دوڑ

پنجاب میں لوہڑی تہوار مناتے لوگ

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان کے مختلف صوبوں کے لوگوں کا کھان پان، لباس، رسم ورواج، تہوار ایک دوسرے سے جداگانہ ہوتے ہوئے بھی ہمارا ایک ملک ہے جو کہ تنوعات کو ظاہر کرتا ہے۔

بہار بھی تنوعات سے بھرا پڑا ہے۔ ہم الگ الگ زبانیں بولتے ہیں۔ مختلف طرح کا کھانا کھاتے ہیں۔

الگ الگ تہوار مناتے ہیں اور طرح طرح کے عقیدوں کو مانتے ہیں۔ لیکن اگر غور سے سوچئے تو یقیناً ہم ایک ہی طرح کی چیزیں کرتے ہیں، صرف ہمارے کرنے کے طریقے الگ ہیں۔ متھلا کے لوگ جب بھوجپور کے لوگوں کے قریب آتے ہیں تو دونوں کے جذبات، کھان پان، رسم و رواج، تہواروں وغیرہ سے معترف ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کا ادب کرتے ہیں۔ انہیں ایک حد تک اپنانے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح تنوعات ہماری زندگی کو خوشحال کرتی ہے۔

اسی طرح بہار کے لوگ جب ہندوستان کے دوسرے صوبوں جیسے دہلی، ممبئی، مغربی بنگال، پنجاب، ہریانہ، گجرات میں نوکری اور تجارت کرنے جاتے ہیں تو وہاں مقامی لوگوں کی زبان، رہن سہن، رسم و رواج، کھان پان، تہوار کا اثر ان کی زندگی پر پڑتا ہے۔

سوال: تنوعات ہماری زندگی کو کیسے خوشحال کرتی ہے؟ استاد کے ساتھ چرچا کر لکھئے۔

تنوعات کے تئیں احترام:

یہ کہانی ایک بورڈنگ اسکول میں پڑھنے والے چار دوستوں کی ہے جو درجہ 9 کے طالب علم ہیں۔ ان کے نام نوین، رفیق، شالنی اور رابن ہیں۔ ان کی مادری زبان بھی الگ الگ ہے جہاں نوین کی مادری زبان ہندی ہے وہیں رفیق کی زبان اردو ہے۔ شالنی جہاں پنجابی بولتی ہے وہیں رابن کی زبان انگریزی ہے۔ سب کی زبانیں الگ الگ ہونے کے باوجود سبھی اچھی ہندی بول لیتے ہیں اور آپس میں اچھے دوست بھی ہیں۔

مارچ کے مہینے میں اسکول میں ہولی کی چھٹی ہوئی تو نوین نے اپنے سبھی دوستوں کو گھر پر آنے کی دعوت دی۔ ہولی کے روز سبھی نوین کے گھر پہنچے۔ نوین اور اس کے والدین نے پانچوں کا زوردار استقبال کیا۔ سبھی بچوں نے مل جل کر رنگ کھیلا اور ایک دوسرے کو ابیر گلال لگایا۔ آخر میں نوین کی ماں نے سارے بچے کو کھانے پر بیٹھنے کے لئے کہا۔ سامنے طرح طرح کے لذیذ کھانے دیکھ کر سبھی بچے اس پر ٹوٹ پڑے۔ اسی طرح اگلی مرتبہ بچے کرسمس کے موقع پر رابن کے یہاں پہنچے۔

رابن کے گھر کی سجاوٹ دیکھ کر سبھی بچے بہت خوش ہوئے۔ رات میں سبھی نے کرسمس ٹری کو چھوٹے چھوٹے بلبوں سے سجایا اور سب نے مل کر کیک اور پیسٹری کا مزہ لیا۔ کھانے کے بعد بچوں نے ناچ گانے کا مزہ لیا۔ اگلی صبح ناشتے پر رابن کے والد صاحب نے بتایا کہ ہمارے ملک میں سبھی مذاہب کے لوگ رہتے ہیں، الگ الگ مادری زبان ہے لیکن سبھی ایک دوسرے کا ادب کرتے ہیں۔ ہمارا تہوار کرسمس بھی یہی پیغام دیتا ہے۔ امیر ہو یا غریب، چھوٹا ہو یا بڑا، چاہے کسی بھی مذہب کو ماننے والا ہو سبھی لوگ ایک دوسرے سے مل جل کر کرسمس تہوار کا مزہ لیتے ہیں۔

تقریباً دو سال قبل کی بات ہے مڈل اسکول سارنگ پور، ضلع بھوجپور کے بچے ایک بار سیر کے لئے راجگیر گئے۔ جب اسکول کے بچے وینوون پہنچے تبھی وہاں مڈل اسکول نوہٹہ، ضلع سہرسہ کے بچے بھی سیر کی غرض سے وہاں پہنچ گئے۔ بھوجپور کے بچے بھوجپوری میں باتیں کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک بچے نے دیکھا کہ جو بچے سیر کے لئے آئے ہیں وہ آپس میں باتیں کر رہے ہیں وہ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔ وہ اپنے ایک ساتھی کے ساتھ دوسرے گروپ کے بچوں کے پاس گیا اور پوچھا آپ کون سی زبان بول رہے ہیں۔ دوسرے گروپ کے بچوں نے جواب دیا میں سہرسہ ضلع سے ہوں اور میری مادری زبان میتھلی ہے۔

سوال:

(۱)۔ اپنے والدین یا استاد کی مدد سے ایک کہانی لکھیں جو تنوعات میں یکجہتی کو ظاہر کرتی ہو۔

(۲)۔ آپ گرمی کی تعطیل میں کہاں جانا پسند کرتے ہیں اور کیوں؟

تب استاد نے بتایا کہ ہمارے صوبے بہار میں نہ صرف ہندی بلکہ بھوجپوری، مگہی، میتھلی، انگیکا اور

وجیکا وغیرہ زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ پورے ہندوستان میں 1652 سے زائد زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ہم لوگ متعدد زبانیں بولنے والے ہیں۔ عام طور پر ہم لوگ ایک سے زیادہ زبانوں کا استعمال کرتے ہیں۔ اسی لئے یہ آسانی میل ہو جاتا ہے اور الگ الگ صوبوں اور الگ الگ زبانوں میں کام کاج بھی کیا جاتا ہے۔ قانون کے مطابق حکومت کے کام کاج کے لئے 22 زبانوں کی ایک فہرست دی ہوئی ہے: (آئین کی آٹھویں دفعہ کے مطابق)

استاد کی مدد سے جدول کو پُر کیجئے

نمبر شمار	صوبہ کا نام	بولی جانے والی زبانیں
1	بہار	
2	اتر پردیش	
3	پنجاب	
4	کرناٹک	
5	تمل ناڈو	
6	کیرل	
7	مغربی بنگال	
8	اڑیسہ	
9	منی پور	
10	آسام	
11	گجرات	
12	مہاراشٹر	

تضاد اور عدم مساوات:

اوپر ہم تنوعات کے بارے میں پڑھ چکے ہیں، ہم نے یہ بھی دیکھا کہ تنوعات سے ہماری زندگی خوشحال ہوتی ہے لیکن سماج میں کچھ ایسے واقعات بھی ہوتے ہیں جس سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے لیکن کچھ لوگ اپنے خیالوں کو ہی سب سے اچھا سمجھتے ہیں اور دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں۔ سماج میں پھیلی ہوئی لاعلمی، بے اعتمادی، ضعیف الاعتقاد، غریبی، مفاد پرستی وغیرہ کی وجہ سے سماج میں تضاد اور عدم مساوات دیکھنے کو ملتی ہے۔ یہ تضاد امیر۔غریب، پڑھے۔ لکھے اور جاہل، سورنوں اور دلتوں، عورتوں اور مردوں کا ہوسکتا ہے۔

رام جیون کی کہانی

رام جیون ضلع سوپول کے سکھ پور گاؤں کا ایک عزت دار شخص ہے۔ شادی کے دس سالوں کے بعد اس کے گھر ایک لڑکی کی پیدائش ہوئی۔ رام جیون کی خواہش تو بیٹے کی تھی لیکن بیٹی کی پیدائش سے بھی وہ مطمئن تھے۔ بیٹے کی خواہش میں ایک سال بعد ہی دوبارہ بیٹی ہی پیدا ہوگئی۔ دو بیٹیاں پیدا ہو جانے کی وجہ سے رام جیون فکر مند رہنے لگا۔ بیٹے کی خواہش میں وہ مندروں، مسجدوں میں ہاتھ جوڑنے اور منتیں مانگنے لگا۔ اسی طرح پانچ سال گزر جانے کے بعد آخر کار تیسرے بچے کی صورت میں اسے ایک بیٹا حاصل ہوا۔ مارے خوشی کے اس نے پورے گاؤں کی دعوت کا انتظام کیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ماں باپ دونوں بیٹیوں کی بہ نسبت بیٹے کے رہن سہن، کھان پان، کھیل کود وغیرہ پر خصوصی توجہ دیتے تھے۔ جب کہ بیٹیوں سے گھر کا سارا کام جیسے کھانا پکانا، برتن صاف کرنا، جھاڑو پوچھا کرنا وغیرہ کام کروایا جاتا تھا۔

سوال: کیا آپ کو لگتا ہے کہ لڑکیوں کے ساتھ تفریق ہونا چاہئے؟

بیٹیاں ان کاموں کے علاوہ اپنی پڑھائی پر خود توجہ دیتیں وہیں بیٹے کے لئے اسکولی تعلیم اچھے اسکول میں ہوتی اور ساتھ میں ہی اسے گھر پر آ کر استاد پڑھایا کرتے تھے لیکن وہ پڑھائی کے بدلے کھیل کود، لڑائی جھگڑے کیا کرتا۔ اس طرح ہم نے دیکھا کہ رام جیون بیٹیوں کے بہ نسبت بیٹوں کو زیادہ اہمیت دیتا تھا۔ وہ بیٹا اور بیٹی

میں تفریق کرتا تھا جو کہ جنسی تفریق کو ظاہر کرتا ہے۔ایسے لوگ اپنی لاعلمی اور تنگ نظریات کی وجہ سے سماج میں ہونے والی تبدیلیوں کو نظرانداز کرتے ہیں۔تاریخ گواہ ہے کہ لڑکیوں نے زمین سے لے کر آسمان تک اپنی کامیابی کے پرچم لہرائے ہیں۔

اوپر کی کہانی جنسی تفریق کو ظاہر کرتی ہے لیکن سماج میں صرف جنسی تفریق ہی نہیں ہے بلکہ کمزور اور متوسط، بڑی ذات اور دلتوں کے ساتھ امیر اور غریب کے بیچ تفریق بھی ہمیں دیکھنے کو ملتے ہیں۔آپ نے بھارت رتن ڈاکٹر بھیم راؤ امبیدکر کا نام سنا ہوگا۔آیئے ان کے بارے میں جانکاری حاصل کرتے ہیں۔

ڈاکٹر امبید کر

ڈاکٹر بھیم راؤ امبید کر (1891-1956) کی پیدائش مہار ذات میں ہوئی جو اچھوت مانی جاتی تھی۔مہار لوگ غریب ہوتے تھے،ان کے پاس زمین نہیں تھی اور ان کے بچوں کو وہی کام کرنا پڑتا تھا جو وہ خود کرتے تھے۔انہیں گاؤں کے باہر رہنا پڑتا تھا اور گاؤں کے اندر جانے کی اجازت انہیں نہیں تھی۔

ڈاکٹر امبید کر اپنی ذات کے پہلے فرد تھے جنہوں نے اپنی کالج کی پڑھائی پوری کی اور وکیل بننے کے لئے انگلینڈ گئے۔انہوں نے (دلت) پسماندہ طبقے کے لوگوں کو اپنے بچوں کو اسکول کالج بھیجنے کے لئے ترغیب دی اور الگ الگ طرح کی سرکاری نوکری کرنے کو کہا تاکہ وہ ذاتی نظام سے باہر نکل پائیں۔پسماندہ لوگوں کے مندر میں داخلے کی کئی کوششیں کی جارہی تھیں۔ان کی رہنمائی ڈاکٹر امبید کرنے کی۔ان کا ماننا تھا کہ پسماندہ طبقے کو ذات پات کے خلاف ضرور لڑنا چاہئے اور ایسا سماج بنانے کی کوشش کرنی چاہئے جس میں سب کی عزت ہو۔لمبے

عرصے تک پسماندہ لوگوں کی تعلیم، صحت اور مذہبی کارکردگی سے دور رکھا گیا۔ یہاں تک کہ انہیں عوامی مندروں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ مہاتما گاندھی، ڈاکٹر امبیدکر، جیوتبا پھولے وغیرہ بزرگوں نے زور دے کر کہا کہ یہ غیر انسانی ہے۔ انصاف تبھی حاصل ہوسکتا ہے جب سب لوگوں کے ساتھ برابری کا سلوک ہو۔ آزاد ہندوستان میں ایک جمہوری سماج تصور کیا گیا ہے، جس میں سبھی تفریق کو یکجا کرتے ہوئے ایک ہی نعرہ دیا ہے۔

ہم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو ایک مقتدر، سماج وادی، غیر مذہبی، عوامی جمہوریہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لئے حاصل کریں۔

انصاف، سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع

اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ آئین ذریعۂ ایذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے پر نافذ کرتے ہیں۔

سوالات:

1. کیا آپ نے کسی کے ساتھ تفریق ہوتے ہوئے دیکھا ہے مثال کے ساتھ بتایئے؟
2. اگر کسی کے ساتھ تفریق ہوتا ہے تو کیا آپ نے ان حالات میں اسکی مدد کرنے کی کوشش کی؟
3. آپ کی سمجھ کے مطابق ہمارے سماج میں کس طرح کے تفرقے ہوتے ہیں؟
4. سماج میں تفرقہ کیوں ہوتا ہے؟

نظم

لہو کا رنگ ایک ہے امیر کیا غریب کیا
بنے ہیں ایک خاک سے دور کیا قریب کیا

وہی ہے تن وہی ہے جان کب تلک چھپاؤ گے
پہن کے ریشمی لباس تم بدل نہ جاؤ گے

سبھی ہیں ایک ذات ہم کالے کیا گورے کیا
لہو کا رنگ ایک ہے امیر کیا غریب کیا

جو ایک ہیں تو پھر نہ کیوں دلوں کا درد بانٹ لیں
جگر کا درد بانٹ لیں لبوں کا پیار بانٹ لیں

خطا ہے سب سماج کی بھلے برے نصیب کیا
لہو کا رنگ ایک ہے امیر کیا غریب کیا

کوئی جنے ہے مرد تو کوئی جنے ہے عورتیں
جسم میں بھلے ہو فرق روح سب کی ایک ہے

ایک ہیں جو ہم سبھی تفریق ں لکیر کیا
لہو کا رنگ ایک ہے امیر کیا غریب کیا

مشق

1. کن بنیاد پر آپ کہہ سکتے ہیں کہ رام جیون اپنے بیٹا اور بیٹیوں کے بیچ تفریق کرتا تھا؟
2. اشخاص کے بیچ تفریق کی کون کون سی بنیاد ہیں؟
3. بھارتیہ آئین کی آٹھویں دفعہ میں کتنی زبانوں کا ذکر کیا گیا ہے؟
4. آپ کے خیال میں بہار کی خوشحالی، تنوعات اور وراثت آپ کی زندگی کو کیسے بہتر بناتی ہے؟
5. آپ کے خیال سے جس فرد کے ساتھ تفریق ہوتا ہے اسے کیسا محسوس ہوتا ہے؟
6. دو لوگوں کی تصویر جمع کریں جنہوں نے تفریق اور عدم مساوات کے لئے کام کیا ہے؟
7. پانچ لڑکیوں کے نام جمع کریں جنہوں نے اپنے ملک کا نام روشن کیا ہے؟

دیہی زندگی گزارنے کے طور طریقے

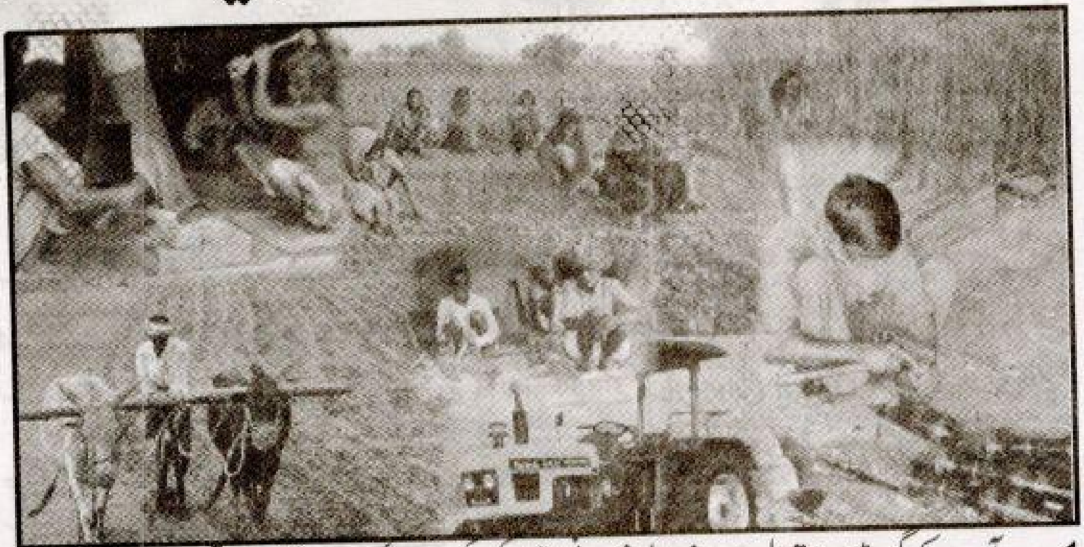

1. آپ کے گھر میں استعمال ہونے والی خوردنی اشیاء کن ذرائع سے حاصل ہوتی ہے۔ خالی جگہوں میں 'ہاں' یا 'نہیں' پر کیجیے۔

خوردنی اشیاء	کھیت سے	بازار سے	مزدوری کی صورت	دیگر ذرائع سے
گیہوں				
دودھ				
چاول				
دال				
تیل				
نمک				
گنا				
مونگ پھلی				
چنا				
دودھ				

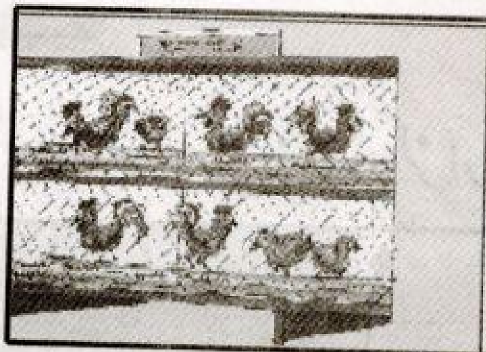

آپ نے سماج میں موجود مختلف طرح کی تنوعات کے بارے میں جانا۔ ہندوستان گاؤں کا ملک ہے، یہاں تقریباً چھ لاکھ سے بھی زیادہ گاؤں ہیں۔ آپ اگر اپنے پاس پڑوس میں موجود مختلف طرح کے افعال اور تنوعات پر نظر ڈالیں تو پائیں گے کہ لوگوں کی زندگی گزارنے کے متعلق افعال میں فرق پایا جاتا ہے۔ اس سبق میں ہم دیکھیں گے کہ لوگوں کے پاس زندگی گزارنے کے یکساں مواقع ہیں یا نہیں ساتھ ہی یہ بھی ہم جانیں گے کہ دیہی زندگی بسر کرنے کے حالات ایک دوسرے سے کس قدر ملتے ہیں، یا الگ ہیں اور انہیں کون کون سی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

بہار کے بکسر ضلع میں راجپور گاؤں ہے۔ گاؤں کی اہم گلی اور سڑک بازار کی طرف نظر آتی ہے۔ وہاں پر آپ کو طرح طرح کی چھوٹی بڑی دکانیں نظر آئیں گی۔ چائے ناشتہ کی دکان، دکان کے بغل میں لوہار کا خاندان رہتا ہے۔ وہ اپنے گھر میں ہی لوہے کی چیزیں بنانے کا کام کرتا ہے۔ اس کے پاس ہی سائیکل مرمت کی دکان ہے۔ گاؤں میں کچھ خاندان کپڑا دھو کر اپنی روزی روٹی کا انتظام کرتے ہیں۔ یہاں خاص طور پر گیہوں، چنا، ارہر، مسور کی کاشت ہوتی ہے۔ زیادہ تر خاندان کھیتی سے ہی اپنی روزی روٹی چلاتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں آم اور دیگر موسمی پھلوں کے باغیچے بھی ہیں۔ زندگی گزارنے کے لئے لوگ باغبانی کرتے ہیں اور موصولہ پھلوں کو بازار میں بیچ کر کچھ آمدنی حاصل کرتے ہیں۔ زندگی گزارنے کے لئے یہاں کے لوگ مچھلی پروری، مرغی پروری، شہد کی مکھی پروری اور بکری و سور پروری بھی کرتے ہیں۔ دودھ کی حصولیابی کے لئے مویشی بھی پالتے ہیں۔ آیئے دیہی ماحول میں زندگی گزارنے والے لوگوں سے ملیں اور دیکھیں کہ ہم روزی روٹی کمانے کے بارے میں کیا سیکھ سکتے ہیں؟

درج ذیل خالی جگہوں میں اپنے علاقے کے مطابق روزی روٹی کے متعلق کیے جانے والے افعال کی فہرست تیار کریں۔

زراعت حصولیابی کے افعال کے زیر اہتمام	زراعت سے متعلق دیگر افعال	غیر زراعتی افعال
گیہوں، چنا، ارہر، مسور دھان،........،.......... ....،..........،..........	باغبانی، ڈیری، مچھلی پروری مرغی، پروری، سور پروری ....،..........،.......... ....،..........،..........	لوہا، ڈاکٹر، دکاندار ....،..........،.......... ....،..........،..........

کھیتی کسان اور مزدور

رحمت :۔ ایک اوسط کاشت کار

ایک دن، ہم شُکل پورہ گاؤں گئے۔ راجپور کی طرح شُکل پورہ بھی میدانی گاؤں ہے۔ لیکن یہاں کے گاؤں میں زیادہ تر نہروں سے آبپاشی ہوتی ہے۔ جب ہم شُکل پورہ پہنچے تو گیہوں کی کٹائی کا موسم شروع ہو چکا تھا۔ ہمیں دیکھتے ہی رحمت خوش ہو کر بولا آؤ پانی پیو، کافی دن بعد ادھر آنا ہوا۔ رحمت سے ہماری اچھی پہچان تھی، ہم اس کے کھیت کی طرف چل دیئے۔ کھیت کی مینڈ پر چلتے ہوئے ہم نے کھیت میں لگے فصلوں کو بھی دیکھا۔ گیہوں کے ساتھ ہی دیگر فصل بھی گھنے اور اچھے لگ رہے تھے۔

رحمت نے بتایا کہ اس دفعہ اچھی فصل کی امید ہے۔ فصل کیلئے اس دفعہ وقت پر کھاد، بیج کیلئے پیسے کا انتظام ہو گیا تھا۔ پیسہ کے۔سی۔سی (کسان کریڈٹ کارڈ) کے ذریعہ سے مل گیا تھا۔ بارش اور نہر سے سینچائی (آب پاشی) بھی وقت پر ہو گئی تھی۔ دوا اور جراثیم کُش کے استعمال کی وجہ سے فصل گھنی اور اچھی ہوئی۔ رحمت کے پاس 5 ایکڑ 8 بیگھہ زمین ہے۔ وہ سال میں دو فصلوں کی کاشت کرتا ہے۔ بارش کے وقت دھان اور سردی میں گیہوں، چنے و دلہن کی فصلوں کی کاشت کرتا ہے۔ آبپاشی اور کیمیائی کھاد سے پیداوار کافی بڑھ گئی ہے۔

رحمت، اس کی بیوی اور تین بچے کھیت پر کام کر رہے تھے۔ ان کے علاوہ کچھ مزدور بھی تھے۔ رحمت نے پانی پلانے کے بعد پوچھا، کہئے آج کیسے آنا ہوا؟

میں نے کہا ''ہم ویسے تو ملنے آئے تھے''! آپ کا کام کیسا چل رہا ہے؟

رحمت بولا! ابھی تو کٹائی ہی پوری نہیں ہوئی ہے۔ کٹنی کے بعد تھریسر مشین سے کرائے پر دونی کرانی پڑے گی۔ مزدوروں کی کمی کی وجہ سے کام وقت پر نہیں ہو رہا ہے اور اسے فوراً فروخت کرنے بھی جانا ہے۔ بوائی، نرائی (نکونی)، گڑائی کے وقت رحمت جیسے اوسط کاشت کاروں کو مزدوروں کی ضرورت نہیں پڑتی ہے لیکن کٹائی کے وقت وہ کچھ مزدوروں کی مدد لیتے ہیں۔ کٹائی کے وقت مزدوری بھی بڑھ جاتی ہے۔ جس سے اس کے جیسے کاشت کار کو ضرورت سے کم مزدوروں سے کام چلانا پڑتا ہے۔ کاشت کاری کے علاوہ وہ مرغی فارم بھی چلاتا ہے۔ جس سے ہونے والی آمدنی سے وہ روزانہ کے اخراجات پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ رحمت کو بینک کا قرض ادا کرنے کے لئے فصل جلدی بیچنا ہے۔ کیونکہ قرض واپس نہیں کرنے پر دوبارہ قرض لینے میں پریشانی ہوگی۔ رحمت جیسے لوگوں کے پاس تھوڑی سی زمین ہوتی ہے۔ جس سے ان کے خاندان کا گزارہ ہو جاتا ہے۔ انہیں کسی کے یہاں مزدوری نہیں کرنی پڑتی، لیکن ان کے پاس اتنے پیسے بھی نہیں ہوتے کہ کھاد، بیج، دوا وغیرہ وقت پر خرید سکیں۔ ہم نے رحمت سے واپسی کے لئے اجازت مانگی، کیونکہ ہمیں وہاں گاؤں کے دوسرے لوگوں سے بھی ملنا تھا۔

- ایک اوسط کاشت کار خاندان کو عام طور پر روزی روٹی چلانے کے لئے کتنے زمین کی ضرورت ہوتی ہے۔ استاد کے ساتھ چرچا کریں؟

- اوسط کاشت کار دوسرے کے کھیتوں میں کام کیوں نہیں کرتے ہیں؟
- رحمت کی خاندانی آمدنی میں اضافہ ہونے کے دیگر تین ذرائع بتائیں؟

بشیر ایک چھوٹا کاشت کار:

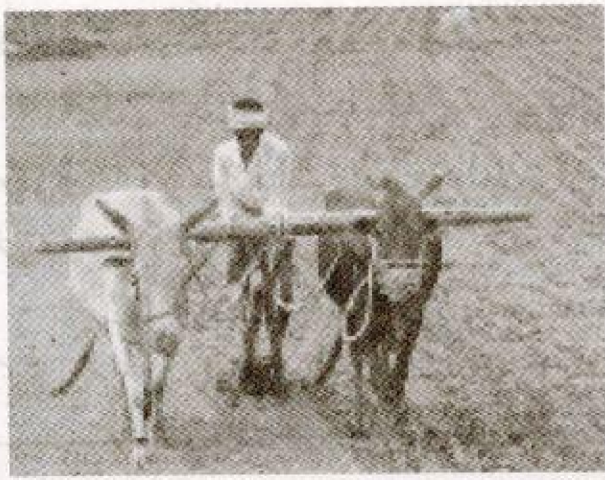
ایک چھوٹا کاشت کار (کسان)

رحمت کے گھر کے پاس ہی بشیر کا بھی گھر ہے۔ لہذا وہ ہمیں راستے میں ہی مل گیا۔ وہ اپنی فصل فروخت کر کے لوٹ رہا تھا۔ ہمیں وہ اپنے گھر لے گیا۔ ہم نے بشیر سے پوچھا آپ نے اپنی فصل اتنی جلدی کیوں فروخت کردی؟ کیا وجہ تھی؟ ابھی تو بازار بھی سستا ہے۔ ابھی فروخت کرنے پر قیمت بھی کم ملی ہوگی۔

بشیر کچھ دیر چپ رہا، پھر گہری سانس لیتے ہوئے بولا۔ مجھے نقد پیسوں کی ضرورت ہے۔ کھیتی سے سال بھر کا خرچ نہیں چل پاتا۔ گھریلو خرچ کے لئے قرض لیا تھا اسے ادا کرنا ہے ساتھ ہی دیگر قرض بھی ادا کرنے ہیں۔

بشیر کے پاس 1 ایکٹر (ڈیڑھ بیگہہ) زمین ہے۔ اس کے پاس کھیتی کرنے کیلئے جدید آلات نہیں ہیں اسے اپنی 1 ایکڑ زمین جوتنے کے لئے اور کھاد، بیج، دوا سب کچھ قرض پر لینا پڑتا ہے۔ نہروں سے آبپاشی اور وقت پر بارش ہونے کی وجہ سے وہ دو فصلیں اپجاتا ہے۔ لیکن قرض ادا کرنے کیلئے وہ اپنی فصل جلد ہی فروخت کردیتا ہے۔ پیسے کی کمی کی وجہ سے وہ قیمت بڑھنے کا انتظار نہیں کرسکتا۔ کھیتوں سے گزرتے ہوئے میں نے پوچھا ''اس سال تمہاری فصل کیسی ہوئی ہے''؟

بشیر نے کہا، اس سال فصل کم ہوئی ہے کیونکہ جتنے پیسے چاہئے تھے اتنے کا قرض نہیں مل پایا۔ 1 ایکڑ زمین میں صرف چار کوئنٹل گیہوں ہی ہوا ہے۔ بشیر جیسے چھوٹے کاشت کاروں کو آسانی سے قرض نہیں مل

پاتا ہے۔انہیں کئی بار مہاجن یا ساہوکار سے اونچے سود پر قرض لینا پڑتا ہے کیونکہ اس وجہ سے فصل کٹتے ہی اسے فروخت کر کے، سود کے ساتھ لئے گئے قرض کی رقم کو واپس کرنے کی جلدی ہوتی ہے۔ اگر وقت پر قرض کی رقم واپس نہ کی گئی تو زیادہ سود بڑھنے کی وجہ سے قرض کی رقم واپس کر پانا ممکن نہیں ہوتا۔ ان کے پاس زمین کم ہوتی ہے اس لئے آمدنی ویسے ہی کم رہتی ہے۔ ایسے حالات میں چھوٹے کاشت کار زراعت کے نئے نئے طریقوں کا استعمال نہیں کر پاتے۔

بشیر کی پریشانیوں کو ہم سمجھ رہے تھے۔ ہم نے اس سے پوچھا۔ اب تم کیا کرو گے؟ سال بھر کا گزارہ کیسے ہوگا؟ بشیر بولا ہم لوگ پرمود کے چاول مل پر باقی وقت کام کرتے ہیں۔ آس پاس کے گاؤں سے چاول خریداری میں مدد کرتے ہیں۔

بشیر کے پاس دو گائے اور ایک بھینس بھی ہے جس کا دودھ وہ دکانداروں اور امدادی ایجنسی میں فروخت کرتا ہے جس سے کچھ آمدنی ہو جاتی ہے۔

سوال:

- چھوٹے کاشت کار زراعت کے علاوہ اور کون کون سے کام کرتے ہیں فہرست بنائیں۔
- بشیر جیسے کسانوں کو کھاد، بیج کے لئے قرض کہاں کہاں سے مل جاتا ہے؟ اس قرض کو کب اور کیسے واپس کرنا پڑتا ہے۔
- بشیر کو ڈیری میں دودھ فروخت کرنے میں کتنی آمدنی حاصل ہوتی ہوگی اندازہ لگائیے۔
- اوسط کسان اور بشیر کے کام میں کیا فرق ہے؟

بشیر چھوٹا کاشت کار ہے، انہیں اپنی زمین سے سال بھر کے کھانے کے لئے اناج نہیں ہو پاتا۔ انہیں دوسرے کے کھیتوں میں بھی کھیتی کرنی پڑتی ہے۔ کھیتی اور گھر کے خرچ کے لئے انہیں وقت وقت پر قرض بھی لینا پڑتا ہے۔

احسان

ایک بڑا کسان

احسان شُگل پورہ گاؤں کا ایک اور کاشت کار ہے۔ اس کے پاس کاشت کاری کے لئے تقریباً 15 ایکڑ (24 بیگھہ) زمین ہے۔ زمین پوری طرح زرخیز بھی ہے۔ اس گاؤں میں اس سے بھی بڑے کاشت کار ہیں۔ جن کے پاس 40-30 ایکڑ تک زمین ہے۔ انہیں کھیتوں سے بڑی مقدار میں کاشت مل جاتی ہے۔

جب ہم احسان سے ملے تو وہ اپنے گھر کے باہر کھڑے مزدوروں سے اپنی ٹریکٹر کی ٹرالی سے گیہوں اتروا کر گھر میں رکھوا رہا تھا۔

السّلام علیکم! کہتے ہوئے ہم نے اس سے پوچھا۔ آپ گیہوں اندر رکھوا رہے ہیں کیا؟ ابھی فروخت نہیں کرنا ہے۔

احسان بولا۔ ابھی فروخت کر کے کیا ہوگا؟ قیمت بہت کم ہے۔ جب کچھ وقت بعد قیمت میں اضافہ ہوگا تو فروخت کیا جائے گا۔ وہ پھر بولا۔ آپ تو جانتے ہی ہیں اس وقت گیہوں کٹائی کا موسم ہے، اس وقت بازار میں زیادہ مقدار میں فصل آجاتی ہے۔ جس سے قیمت کم ملتی ہے۔ احسان کو ابھی پیسوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ساتھ ہی اس کے پاس فصل کو رکھنے کے لئے گھر بھی ہے۔ اس وجہ قیمت بڑھنے کا انتظار کر رہا ہے۔

احسان نے ہمیں چائے ناشتہ کے لئے کہا۔ چائے کے ساتھ ساتھ ہی احسان نے بتایا کہ میں نے بینک سے قرض لے کر موٹر پمپ، تھریسر اور ٹریکٹر، ٹرالی جیسی کئی چیزیں خریدی ہیں اور اس کا قرض بھی مقررہ وقت پر

ہارویسٹر، تھریسر مشین اور ٹریکٹر

ادا کر دیا ہے۔ان مشینوں کی وجہ سے کھیتی آسان ہوگئی اور مزدوری کی کافی بچت ہوئی ہے جس سے پہلے کے مقابلے میں فائدے میں کچھ اور اضافہ ہوگیا ہے۔اب باقی بچے پیسوں سے زمین خریدنے کی سوچ رہا ہوں۔

ہم جب احسان کے یہاں سے چلے تو اس کے جیسے بڑے کسانوں کے بارے میں سوچنے لگے۔اپنے کھیتوں کی کمائی سے اس کے خاندن کا گزارہ اچھی طرح ہو جاتا ہے۔وہ زراعت کیلئے ضروری سبھی چیزیں کھاد، بیج، دوا میں کوئی کمی نہیں ہونے دیتا ہے۔ان سب چیزوں کے لئے اسے قرض بھی نہیں لینا پڑتا ہے۔کھیتی کی کمائی سے اتنا فائدہ ہو جاتا ہے کہ وہ نئی زمین خریدنے سے لیکر زراعت میں استعمال ہونے والے دیگر آلات خریدنے کی بھی سوچ پاتا ہے۔وہ سبھی کاموں کے لئے مزدور رکھ لیتا ہے۔انکو اور انکے خاندان کے دیگر افراد کو اپنے کھیتوں پر کام کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔بڑے کاشتکار اپنے پاس ایک یا دو مزدور سال بھر کیلئے رکھتے ہیں،انہیں ہرواہا کہتے ہیں۔

احسان جیسے دیگر بڑے کسان کھیتی کے ساتھ ہی چاول کے مِل بھی چلاتے ہیں۔مِل کا چاول شہر کے بڑے تاجروں کو فروخت کرتے ہیں۔جس سے انہیں اچھی آمدنی ہو جاتی ہے وہ اپنے کھیتوں میں باغبانی بھی کرتے ہیں۔

سوال

1. چھوٹا کاشت کار اوسط کاشت کار، بڑے کاشت کار ضرورت پڑنے پر قرض کہاں سے لیتے ہیں؟
2. آپ اپنے مشاہدے سے بتائیں کہ آپ کے یہاں چھوٹے کاشتکار کاشتکاری کے علاوہ کیا کیا کرتے ہیں؟
3. ایک بڑے کاشت کار اور چھوٹے کاشت کار کے زراعت کے کام کے طریقوں میں کیا فرق ہے؟
4. ایک بڑا کاشت کار پیداشدہ اناج کا کیا کرتا ہے؟استاد کے ساتھ چرچہ کریں۔

عارف

ایک زرعی مزدور

زرعی مزدور

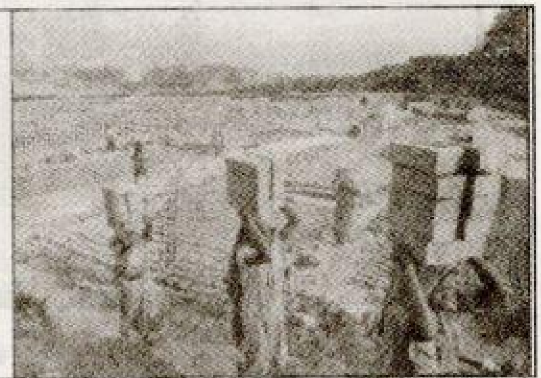

کھیتی کا کام نہیں رہنے پر اینٹ بھٹے پر کام کرتے مزدور

شکل پورہ کے سبھی مزدور کام میں لگے ہوئے تھے۔ ہم ایک کھیت پر پہنچے جہاں گیہوں کی کٹائی چل رہی تھی گیہوں کی کٹائی کے وقت زیادہ مزدوروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کٹائی فوراً نہیں ہونے پر گیہوں ٹوٹ کر کھیتوں میں گرنے کا ڈر لگا رہتا ہے۔ وہاں ہم نے دیکھا کہ عارف اور اس کے جیسے دیگر مزدور زمین پر بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے۔ عارف جیسے مزدور خاندان جس کے پاس بالکل زمین نہیں ہوتی ہے زرعی مزدور کہلاتے ہیں یہ اپنے کھیتوں سے نہیں بلکہ پوری طرح دوسرے کے کھیتوں پر گزارہ کرتے ہیں۔ ہم نے عارف سے کام کے بارے میں پوچھا کہ اب آبپاشی اور فصل کی اچھی حالت سے کام مل جاتا ہوگا۔

کام کی تلاش میں گاؤں سے شہر پہنچے مزدور

عارف نے مایوسانہ انداز میں کہا فصلوں کی کٹائی کے وقت کام آسانی سے مل جاتا ہے لیکن سال کے باقی دنوں میں ہمیں مزدوری کہاں مل پاتی ہے؟ ہاں بوائی اور کٹنی کے وقت زیادہ کام ملتا ہے اور بعد میں

مویشی پروری

نہیں کے برابر۔ گاؤں میں مزدوری نہیں ملنے پر عارف اپنے بیوی بچوں کے ساتھ نزدیک کے شہر میں مٹی ڈھونے، بالو ڈھونے اور زیر تعمیر مکانوں میں مزدوری کا کام کرتے ہیں۔ عارف کی بیوی کئی گھروں میں گھریلو دائی کے طور پر کام کرتی ہے۔ وہ لوگ گائے اور بھینس کو بھی پالتے ہیں۔ گذشتہ سال اسکا لڑکا جب بیمار ہو گیا تھا تو علاج کی غرض سے شہر لے جانے کیلئے اس نے قرض لیا تھا۔ قرض ادا کرنے کے لئے اس نے اپنی بھینس دی تھی۔ کچھ خانوادوں کو کام نہیں ملنے کی وجہ سے دوسرے خطوں میں جانا پڑتا ہے۔ دیہی خانوادوں میں بہت سے زرعی مزدور ایسے ہیں جو تھوڑا پیسہ کماتے ہیں جس سے ان کا گزارہ نہیں ہوتا ہے۔ اس وجہ سے وہ غیر زرعی کام (ٹوکری بنانا، مٹی کے برتن، اینٹ، جھاڑو، سوپ، پنکھا، چٹائی وغیرہ) بنا کر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔

سوال:

1. زرعی مزدور اور چھوٹے کاشت کار میں کون سی مماثلت اور فرق ہے؟
2. عام طور پر زرعی مزدور کو قرض کہاں اور کیسے حاصل ہوتی ہے؟
3. مویشی پروری کی کیا وجہ ہے؟
4. زرعی مزدور کو کن کن مہینوں میں کام نہیں ملتا ہے؟ اپنے درجہ کے چار۔ پانچ طلباء کی ٹولی بنا کر معائنہ کیجئے؟

غیرزرعی کام

دستکاری

دستکاری

زری۔ گوٹا لگانے کا کام

سلائی کا کام

ابھی تک آپ نے دیکھا کہ دیہی علاقوں میں لوگ کیسے زندگی گزارتے ہیں اور روزی روٹی کے لئے کتنی آمدنی کرپاتے ہیں، یہ اس بات پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ جس زمین کو جوتتے ہیں وہ کیسی ہے؟ کئی لوگ اس زمین پر زرعی مزدوروں کے طور پر منحصر ہیں۔ زیادہ تر کاشت کار

بڑھئی

اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے اور بازار میں فروخت کرنے کے لئے بھی فصلیں اگاتے ہیں۔ کچھ کاشت کاروں کو اپنی فصل ان افراد کو فروخت کرنی پڑتی ہے جن سے وہ قرض لیتے ہیں۔ اسی طرح گزر بسر کرنے کے لئے دیہی علاقوں میں کچھ خاندان ایسے ہیں جو کاریگر کے طور پر بڑھئی، لوہار، راج مستری، درزی، مٹی کے برتن، کھلونا، دیا، اینٹ، ٹوکری، سوپ، ڈوری، پنکھا وغیرہ بنا کر اپنی روزی روٹی چلاتے ہیں۔ یہ ان ہاتھ سے بنائی گئی چیزوں کو گاؤں میں ہی فروخت کر کے اپنے خاندان کی پرورش کرتے ہیں۔ گاؤں میں کچھ خاندان ہاتھ سے کمبل، لوئی، چادر و کپڑوں پر زری اور گوٹا لگانے کا کام بھی کرتے ہیں۔ سائیکل مرمت کی دکان، راشن کی دکان اور اناج کی تجارت کرنے کے علاوہ ان دیہی علاقوں کے لوگ روزی روٹی کے لئے استاد، کلرک، آنگن باڑی سیویکا، ڈاکٹر، نرس، ڈاکیہ کے طور پر بھی کام کرتے ہیں۔

سوالات

1. آپ کے گاؤں میں کون کون سی فصلوں کی کاشت کی جاتی ہے؟ فہرست بنائیں۔
2. اوسط کاشت کار زراعت کے کام کے لئے کن کن ذرائع سے دولت حاصل کرتے ہیں؟
3. عام طور پر آپ کے گاؤں میں ایک کاشت کار خاندان کو کاشتکاری سے گزارہ کرنے کے لئے کتنے ایکڑ زمین کی ضرورت ہوتی ہے، جس سے انہیں یا ان کے خاندان کے افراد کو دوسرے کے یہاں مزدوری نہیں کرنی پڑے؟
4. مہاجن یا ساہوکاروں کے یہاں سود کی شرح زیادہ کیوں ہوتی ہے؟
5. ایک فرد کو عموماً ایک سال میں کتنے وقت تک کاشت کار مزدور کے طور پر کام ملتا ہے اور باقی دنوں میں وہ اپنی روزی روٹی کیلئے کون کون سے کام کرتے ہیں؟
6. عارف اور احسان کے خاندان میں کیا فرق ہے؟
7. غیر زرعی کاموں کے تحت آپ کے گاؤں کے لوگ کون کون سے کام کرتے ہیں؟
8. غیر زرعی کام کسے کہتے ہیں؟ مثالوں کے ساتھ جواب دیجئے؟
9. آپ بڑے ہو کر اپنی زندگی بسر کرنے کے لئے کون سا کام کرنا چاہتے ہیں اور کیوں؟
10. آپ نے باب میں الگ الگ کاشت کاروں کے بارے میں جانا۔ خالی جگہوں میں ان کے حالات

کے بارے میں لکھیے؟

کاشت کارکا نام	حالت	زمین	قرض کی حصولیابی	فصلوں کی فروخت	زراعت کے علاوہ دیگر کام
رحمت			بینک سے		مرغی پروری
بشیر		ڈیڑھ بیگھہ			
احسان				قیمت بڑھنے پر بیچتے ہیں	
عارف	زرعی مزدور				